بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹	۲۳ وفا ۱۳۴۴ ہش ۔ ۲۳ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ ۔ ۲۳ جولائی ۱۹۶۵ء	نمبر ۱۶۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۲ جولائی بوقت ۱/۲ ۷ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُنیا میں ہر آن قطع و برید کا سلسلہ جاری ہے

یہ انسان کو سبق دیتا رہتا ہے کہ دُنیا ہمیشہ رہنے کی جگہ نہیں

"ایک اور دلیل اُس زمانہ (یعنی آخرت) کے وجود پر یہ ہے کہ جس طرح پر کھیت میں سبزہ نکلتا ہے جو بہت خوشنما معلوم ہوتا ہے مگر پھر ایک زمانہ اس پر آتا ہے کہ وہ رفتہ رفتہ زرد ہو کر خشک ہونے لگتا ہے اور پھر اُس پر ایک دوسری حالت آتی ہے کہ وہ گرنے لگتا ہے تو اس وقت جب اس طرح نقصان ہونے لگتا ہے تو بونے والا کسان اسے خود ہی کاٹ ڈالتا ہے تا ایسا نہ ہو کہ وہ اس طرح پر اُڑ اُڑ کر ضائع جائے۔ ایسا ہی دُنیا خدا تعالیٰ کا کھیت ہے۔ جس طرح زمیندار مصلحت اور انجام بینی سے کبھی اپنے کھیت کو کچا ہی کاٹ لیتا ہے اور کبھی ذرا پختہ ہونے پر کاٹتا ہے اسی طرح سے ہم انسان بھی پرورش پا کر خداوندی مشیت اور ارادے کے موافق ٹھیک اپنے اپنے وقت پر کاٹے جاتے ہیں۔ زمیندار کے فعل سے سبق اور عبرت حاصل کرنی چاہیئے کیونکہ انسان کی زندگی کا بھی ٹھیک یہی طرز ہے جس طرح سے بعض دانے اُگنے بھی نہیں پاتے بلکہ زمین کے اندر ہی اندر ضائع ہو جاتے ہیں اسی طرح بعض بچے شکم مادر ہی میں ضائع ہو جاتے ہیں، پھر بعض دانے پیدا ہونے کے چند روز بعد ضائع ہو جاتے ہیں۔ ٹھیک اسی قانون اور عمل کے موافق انسان بھی بچہ، جوان اور بوڑھا ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کی مرضی کی درانتی اسے وقتاً فوقتاً مصلحت الٰہی سے کاٹتی رہتی ہے۔ کبھی بچے مرتے ہیں جن کو کہتے ہیں کہ اٹھرا سے مر گئے۔ صحیح البدن، توانا اور تندرست جوان بھی مرتے ہیں۔ پھر عمر رسیدہ ہو کر پیر ناتوان بھی آخر مر جاتے ہیں۔ غرض یہ سلسلہ قطع و برید کا دُنیا میں ایسا جاری ہے جو ہر آن انسان کو سبق دیتا رہتا ہے کہ دنیا ہمیشہ رہنے کی جگہ نہیں۔ پس یہ بھی ایک دلیل اُس زمانہ کی آمد پر ہے۔

علاوہ ازیں اس زمانہ کی حقیقت کو سمجھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک اور دلیل بھی پیش کی ہے اور وہ انبیاء کے قہری معجزات ہیں۔ جن کے باعث ایک ہی وقت میں دُنیا کے تختے الٹ دیئے گئے اور خلقت کا نام و نشان تک مٹا دیا گیا۔ انسان اللہ تعالیٰ کے قہر کے ہاتھ میں ہے۔ وہ جب چاہے اسے نابود کر دے۔ اسی امر کو اللہ تعالیٰ نے دلیل کے رنگ میں پیش کیا ہے۔ بعض امراض اس ہیبت اور شدت سے پھیلتی ہیں کہ جن لوگوں نے ان کا دورہ دیکھا ہوگا۔ وہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ قیامت کا نمونہ ہوتا ہے"۔

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اوّل ۲۴۴-۲۴۵)

اخبار احمدیہ

● ربوہ ۲۲ جولائی۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھوڑے کی تکلیف میں پہلے کی نسبت بہت افاقہ ہے۔ احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

● لاہور ۲۲ جولائی۔ محترم چوہدری محمد شریف صاحب امیر جماعت احمدیہ منٹگمری ابھی تک یونائیٹڈ کرسچین ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں پچھلے دنوں آپ کے گردوں اور معدے کے ٹیسٹ وغیرہ کئے گئے تھے۔ اب فیصلہ کیا گیا ہے کہ آپ کا انتڑیوں کا اپریشن ہوگا۔ پہلے آپ کو دو تین دن خون دیا جائے گا۔ اس کے بعد اپریشن کیا جائے گا۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم چوہدری صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔ آمین

● کراچی (بذریعہ ڈاک) محترم ڈاکٹر محمد زبیر صاحب لکھنوی تبدیلی آب و ہوا کی غرض سے کوئٹہ میں بیس یوم قیام کرنے کے بعد کراچی واپس آ گئے ہیں۔ کوئٹہ کی آب و ہوا کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کی صحت پر بالعموم اچھا اثر پڑا ہے۔ آپ نے ان تمام احباب کا جو آپ کے لئے دعائیں کر رہے ہیں شکریہ ادا کیا ہے اور احباب سے درخواست کی ہے کہ وہ آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے آئندہ بھی دعائیں جاری رکھیں۔

● ڈوڈومہ (تنزانیہ۔ مشرقی افریقہ) سے بذریعہ کیبل گرام اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے منصورہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مبارک سلیم احمد صاحب لون کو بچی عطا فرمائی ہے نومولودہ محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ کی نواسی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے۔ نیز دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرما کر والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ جولائی ۱۹۶۵ء

تجدید و احیائے دین کا کام

اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا ہوا ہے

(۲)

اس اصول حفاظت کی تشریح میں حدیث مجددین ہے جس میں کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ تجدید و احیائے دین کے لئے مجددین مبعوث کیا کرے گا۔ یہ مجددین ہی ہیں جو اپنے اپنے وقت کے لحاظ سے کل دین کی نمائندگی کے لئے کھڑے ہوتے رہے ہیں۔ اور جو جماعت وہ کھڑی کرتے رہے ہیں۔ وہ اپنے اپنے زمانہ کے لحاظ سے کل دین کی نمائندگی کے لئے کھڑی ہوتی رہی ہے۔

اگر صوفی صاحب قرآن کریم بالخاص طور سے آیہ محولہ بالا پر اور حدیث مجددین پر غور کریں تو انکو نظر آ جائیگا کہ جو جماعت منہاج نبوت پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑی ہوتی ہے وہ کل دین کی نمائندہ ہوتی اور وہی ایسی نمائندہ ہوسکتی ہے کیونکہ وہ کسی انسانی راہنما کی طرح جو اپنی عقلی دریافت شدہ بنیادوں پر جماعت سازی کرتا ہے محدود مقاصد کے لئے کھڑی نہیں ہوتی۔

صوفی نذیر احمد صاحب جو اتحاد چاہتے ہیں وہ مختلف جماعتوں کے مصنوعی اور محض عقلی تدابیر کے ذریعہ حاصل نہیں ہوسکتا۔ یہ دین کا معاملہ ہے اور قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے۔ تجدید و احیائے دین کے متعلق صاف صاف لفظوں میں وعدہ کر رکھا ہے کہ چونکہ ہم نے اسلام نازل کیا ہے۔ اس لئے ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ اس کی تائید میں حدیث مجددین بھی ہے جس میں تشریح کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے اس وعدہ کو کس طریق سے پورا کرتا ہے۔ چنانچہ تاریخ اسلام سے بھی اس کا ثبوت ملتا ہے کہ امت میں مجددین پیدا ہوتے رہے ہیں اور تمام قدیم و جدید اہل علم حضرات اس امر پر متفق چلے آئے ہیں کہ مجددین کو اللہ تعالیٰ حدیث محولہ بالا کے مطابق مبعوث کرتا رہا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بار بار اس کی وضاحت فرمائی ہے۔ ذیل میں ہم ملفوظات مسیح موعود علیہ السلام کی جلد پنجم سے ایک عبارت نقل کرتے ہیں۔ ایک سائل نے سوال کیا تھا کہ کیا یہ ضروری ہے کہ ہر صدی پر مجدد آئے۔ حضور علیہ السلام نے جواب میں فرمایا:۔

"ہاں یہ تو ضروری ہے کہ ہر صدی کے سر پر مجدد آئے بعض لوگ اس بات کو سنکر پھر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ جبکہ ہر صدی پر مجدد آتا ہے۔ تو پھر تیرہ صدیوں کے مجددوں کے نام بتاؤ۔ میں اس کا پہلا جواب یہ دیتا ہوں کہ ان مجددوں کا نام بتانا میرا کام نہیں۔ یہ سوال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کرو۔ جنہوں نے فرمایا ہے کہ ہر صدی پر مجدد آتا ہے اس حدیث کو تمام اکابر نے تسلیم کیا ہے۔ شاہ ولی اللہ صاحب بھی اس کو مانتے ہیں کہ یہ حدیث آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے اور حدیث کی کتابیں جو موجود ہیں۔ ان میں یہ حدیث پائی جاتی ہے کسی نے کبھی اس کو پھینک نہ دیا۔ اور نہ کہا کہ یہ حدیث نکال دینی چاہیئے۔ جبکہ یہ بات ہے تو پھر مجھ سے فہرست کیوں مانگی جاتی ہے۔

میرا یہ مذہب ہے کہ عدم علم سے عدم شئی لازم نہیں آتا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف جو منسوب ہو اگر وہ قرآن شریف کے برخلاف نہ ہو۔ تو میں اس کو مانتا ہوں۔ خود ہی ان لوگوں سے پوچھو کہ کیا یہ حدیث جھوٹی ہے؟ تو پہلے اس کو نکالو اور اگر شکی ہے تو پھر تقوے کا تقاضہ تو یہ ہے کہ کم از کم حدیث کی رو سے مجھے بھی شکی ہی مان لو۔ عجیب بات ہے حدیث کو شکی کہو اور مجھے کذاب۔ یہ تقوے کا طریق نہیں اگر بفرض محال جھوٹی ہے۔ تو پھر جان بوجھ کر جھوٹ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب کرنا تو لعنتی کا کام ہے۔ سب سے پہلا کام تو علماء کا یہ ہونا چاہیئے کہ اس کو نکال ڈالیں۔ مگر میں یقین دلاتا ہوں کہ یہ حدیث جھوٹی نہیں ہے صحیح ہے۔ یہ عام طور پر مشہور ہے کہ ہر صدی پر مجدد آتا ہے نواب صدیق حسن خان وغیرہ نے ۱۳ مجدد گن کر بھی دکھلائے ہیں مگر میں ان کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ اس حدیث کی صحت کا یہ معیار نہیں بلکہ قرآن اس کی صحت کا گواہ ہے۔ یہ حدیث انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کی شرح ہے۔ صدی ایک عام آدمی کی عمر ہوتی ہے۔ اس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا کہ سو سال بعد کوئی نہ رہے گا۔ جیسے صدی جسم کو مارتی ہے۔ اسی طرح ایک روحانی موت بھی واقع ہوتی ہے۔ اس لئے صدی کے بعد ایک نئی ذریت پیدا ہوجاتی ہے۔ جیسے اناج کے کھیت اب دیکھتے ہیں کہ ہرے بھرے ہیں ایک وقت میں بالکل خشک ہوں گے۔ پھر نئے سرے سے پیدا ہوجائیں گے۔ اس طرح پر ایک سلسلہ جاری رہتا ہے۔ پہلے اکابر سو سال کے اندر فوت ہوجاتے ہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ ہر صدی پر نیا انتظام کر دیتا ہے۔ جیسے رزق کا سامان کرتا ہے۔ پس قرآن کی حمایت کے ساتھ یہ حدیث تواتر کا حکم رکھتی ہے۔

کپڑا پہنتے ہیں تو اس کی بھی تجدید کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طریق پر نئی ذریت کو تازہ کرنے کے لئے سنت اللہ اسی طرح جاری ہے کہ ہر صدی پر مجدد آتا ہے۔ غرض مجھ سے ایک حدیث کے موافق گزشتہ مجددوں کا مواخذہ نہیں ہوسکتا۔ میں اپنی صدی کا ذمہ دار ہوں۔ ہاں چونکہ میں اس حدیث کو صحیح سمجھتا ہوں۔ اور قرآن شریف کی حمایت سے صحیح مانتا ہوں۔ پس اگر یہ لوگ اس حدیث کو جھوٹا کہہ دیں۔ اور حدیث کی کتابوں سے نکال دیں۔ پھر میں خدا سے دعا کروں گا اور یقیناً وہ میری دعا کو سنے گا اور میں کشف سے نام بھی بتادوں گا۔ لیکن اگر یہ حدیث خود ان کے مسلمات کے موافق ہی جھوٹی نہیں اور نہیں ہے تو پھر خدا سے ڈرو۔ اور لا تقف ما لیس لک بہ علم پر عمل کرو اور بیہودہ حیلے اور حجتیں نہ تراشو۔ یہ حدیث جن کتابوں میں درج ہے۔ اور باوجود جھوٹی ہونے کے اس کو رکھا گیا ہے۔ تو پھر کیوں نہیں بابا نانک کے شبد ان میں داخل کر لیتے اور موضوعات کے مجموعہ میں لکھ لیتے۔ پس کسی صورت میں یہ مواخذہ مجھ سے نہیں ہوسکتا۔ ہزاروں اولیاء گزر چکے ہیں۔ تو کیا مجھے لازم ہے کہ میں ان کی بھی فہرست دوں۔ یہ خدا تعالیٰ ہی کا علم ہے۔ ہاں خدا نے مجھ پر ظاہر کر دیا ہے۔ کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور قرآن شریف کی تصدیق کرتا ہے"

(ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد پنجم ص ۱۰۱ تا ۱۰۳)

یہ ہم نے صرف ایک حوالہ دیا ہے ورنہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس معاملہ پر کثیر روشنی ڈالی ہے۔ اور یہ مسئلہ ایسا ہے جس کو حل کرنا تمام اہل علم حضرات کا فرض ہے۔ کیونکہ اس وقت اسلام پر ایسے دن آئے ہوئے ہیں کہ وہ تقاضہ کرتے ہیں کہ اصلاح کے لئے کوئی اٹھے۔ اور اسلام کو دنیا کے تمام دینوں پر جو اس وقت ہجوم کر رہے ہیں غالب کر دے۔

(باقی)

مشرقی پاکستان کے طوفان زدوں کیلئے مدد

احمدی دوستوں سے ایک اپیل

خبر ہے کہ:۔

"راولپنڈی ۲۰ جولائی۔ قومی اسمبلی نے آج ساڑھے تین گھنٹے تک مشرقی پاکستان میں سیلاب اور طوفان سے پیدا شدہ صورت حال سے متعلق وزیر صنعت مسٹر الطاف حسین کی ایک تحریک پر بحث کی۔ اس بحث کے دوران حزب اختلاف کے ارکان نے کہا حکومت طوفان اور سیلابوں سے بچاؤ کے لئے کافی انتظامات نہیں کر رہی۔ ارکان نے تجویز کیا کہ سمندر کے ساحل کے ساتھ کنکریٹ کے اونچے پشتے تعمیر کئے جائیں۔ دریاؤں سے کیچڑ نکالا جائے۔ دریاؤں کے کنارے اور ساحلوں پر وسیع پیمانے پر درخت کاری کی جائے۔ حکومت پختہ مکانات تعمیر کرے اور سیلابوں اور طوفانوں کی آمد سے عوام کو خبردار کرنے کے نظام کو بہتر بنایا جائے۔ اس تحریک پر بحث کل بھی جاری رہے گی"

(نوائے وقت ۲۱ جولائی ۱۹۶۵ء)

مشرقی پاکستان میں طوفانوں اور سیلابوں سے جو عظیم نقصان آج تک ہوا ہے وہ قوموں کی تاریخ میں ایسا ہے جس سے تمام قوم کو اس مصیبت کا مقابلہ کرنے کے لئے جان و مال سے مدد کے لئے اٹھ کھڑے ہونا چاہیئے۔

ایسے کاموں میں نہ صرف باہمت لوگوں کی ضرورت ہے۔ جو اپنی محنت و مشقت سے مدد کے لئے آگے آئیں۔ بلکہ بے شمار روپیہ کی بھی ضرورت ہے۔ ظاہر ہے کہ جس قدر روپیہ کی ضرورت ہے وہ کوئی حکومت بھی خواہ وہ کتنی ہی مالدار کیوں نہ ہو مہیا نہیں کر سکتی۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہمارے دولتمند افراد بلکہ نجی ادارے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

یہ امر باعث اطمینان ہے کہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ گزشتہ طوفان کی تباہ کاریوں کی وجہ سے جو مصائب مشرقی پاکستان کے رہنے والوں پر آئے ہیں مدد کے طور پر سات ہزار روپیہ دے چکی ہے۔ اور احمدی احباب نے انفرادی طور پر بھی اس میں حصہ لیا ہے۔ ہم اپیل کرتے ہیں کہ دولتمند احمدی دوست ہی نہیں بلکہ ہر احمدی اس کار خیر کے لئے مزید مالی قربانی کرے اور اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کے لئے زیادہ سے زیادہ مدد دے۔

"ولی پرست نہ بنو بلکہ ولی بنو"

(المسیح الموعودؑ)

(مکرم پروفیسر محبوب عالم صاحب خالد ایم۔ اے ربوہ)

ایک مومن کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کا نہ صرف زبان سے دعوےٰ کرے بلکہ عمل سے بھی اس دعوے کی سچائی کا ثبوت دے۔ اس دعویٰ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ضروری ہے کہ غیریت کا چولہ اُتار کر ایک مومن اللہ تعالیٰ میں فنا ہو جائے اور اس کی خاطر سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ماننے والوں میں یہی تغیر دیکھنا چاہتے ہیں اور اسی تبدیلی کے خواہاں ہیں کہ "اسلام" کا یہی مفہوم اور مقصد ہے جس کے حصول کے لئے حضور علیہ السلام تشریف لائے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"غرض یہ ہے کہ زبانی اقرار کے ساتھ عملی تصدیق لازمی ہے اس لئے ضروری ہے کہ خدا کی راہ میں اپنی زندگی وقف کرو اور یہی اسلام ہے یہی وہ غرض ہے جس کے لئے مجھے بھیجا گیا ہے ۔۔۔ اگر کچھ لینا ہے اور مقصود کو حاصل کرنا ہے تو طالب صادق کو چاہیئے کہ وہ چشمہ کی طرف بڑھے اور آگے قدم رکھے اور اس چشمۂ جاری کے کنارے اپنا منہ رکھدے اور یہ ہو نہیں سکتا جب تک خدا تعالیٰ کے سامنے غیریت کا چولہ اُتار کر آستانۂ ربوبیت پر نہ گر جائے اور یہ عہد نہ کرے کہ خواہ دنیا کی وجاہت جاتی ہو اور مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑیں تو بھی خدا کو نہیں چھوڑے گا اور خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہے گا۔"

(الحکم ۲۴ مئی ۱۹۰۴ء)

غیریت کا چولہ اُتارنے اور اللہ تعالیٰ میں فنا ہو جانے کا ایک بہت اعلیٰ نمونہ ہمیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ذات میں ملتا ہے آپ آستانۂ الوہیت پر گر گئے اور خدا تعالیٰ کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیا یہانتک اپنے پیارے بیٹے تک کو قربان کرنے کیلئے بھی تیار ہو گئے۔ خدا تعالیٰ کی خاطر "وقف" کی یہی کیفیت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ماننے والوں میں دیکھنا چاہتے ہیں چنانچہ محولہ بالا اقتباس کے تسلسل ہی میں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"ابراہیم علیہ السلام کا یہی عظیم الشان اخلاص تھا کہ بیٹے کی قربانی کے لئے تیار ہو گئے۔"

اور حضور چاہتے کہ حضور کو ماننے اور اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعوےٰ کرنے والا ہر احمدی دین کی خاطر قربانی کے جذبہ اور اخلاص میں "ابراہیم" بن جائے اور انہی کے رنگ میں رنگین ہو جائے۔ چنانچہ اسی سلسلہ میں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اسلام کا منشاء یہی ہے کہ بہت سے ابراہیم بنائے پس تم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہیئے کہ ابراہیم بنے۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ولی پرست نہ بنو بلکہ ولی بنو اور پیر پرست نہ بنو بلکہ پیر بنو۔"

(الحکم ۲۴ مئی ۱۹۰۴ء)

یہی مفہوم آیت شریفہ "واجعلنا للمتقین اماماً" کا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا میں اس لئے نہیں تشریف لائے کہ جماعت احمدیہ میں چند ایک ولی پیدا ہو جائیں اور باقی جماعت اپنی حاجت روائی کے لئے دعاؤں کے لئے اور اللہ تعالیٰ کی معرفت اور قرب الٰہی کے حصول کے لئے ان کے گرد جمع ہو جائے یہ مقام تو صرف خدا تعالیٰ کے مامور اور اس کے خلفاء کا ہے۔ حضور علیہ السلام کی آمد کی اصل غرض یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کا ہر فرد ابراہیمی رنگ اختیار کرلے اور ان کے نقشِ قدم پر چل کر خود ابراہیم بن جائے خود ولی بن جائے نہ کہ ولی پرست اور دنیا کی رہنمائی اور قیادت کے لئے خود پیر بن جائے نہ کہ پیر پرست۔ اسلام کو صحیح معنی میں قبول کر کے اور اسلام کے رنگ میں رنگین ہو کر خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک مومن اللہ تعالیٰ سے بلاواسطہ تعلق پیدا کر لیتا ہے۔ اور یہی اسلام کا مقصد ہے یعنی خدا تعالیٰ سے براہِ راست تعلق پیدا کرنا اور محض اس کے فضل سے اپنے تئیں اس کی محبت میں فنا کر دینا جب اللہ تعالیٰ اپنے ایک بندے کو یہ درجہ عطا کر دیتا ہے تو پھر وہ دنیا میں ہوتے ہوئے دنیا میں نہیں ہوتا اپنے اوپر فنا وارد کر لیتا اور خدا میں گم ہو جاتا ہے۔ چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے وہ خدا کی یاد میں محو رہتا ہے اور اسی کے حضور میں اپنا سینہ چاک کر کے اور دل چیر کر رکھ دیتا ہے۔ وہ ہر وقت خدا کی حضوری سے لطف اندوز ہوتا ہے پھر اسے اس نعمتِ عظمیٰ کے حصول کے لئے کسی اور انسان کی منت سماجت کی کیا ضرورت ہے اسوقت وہ ولی پرست نہیں خود ولی بن جاتا ہے پیر پرست نہیں بلکہ خود پیر بن جاتا ہے۔ وھو المراد والمقصود۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:-

"اللہ ولیّ الّذین امنوا یخرجھم من الظلمات الی النور"

(سورۃ البقرہ)

اللہ تعالیٰ کے حقیقی مومنوں کا ولی بن جاتا ہے۔ وہ انہیں وساوس اوہام غلط خیالات غلط معتقدات بے راہ روی اور اللہ تعالیٰ کی عدم معرفت کی تاریکیوں سے نکال لیتا اور معرفتِ الٰہی کے نور سے منور کر دیتا ہے۔ پس حقیقی مومن خدا تعالیٰ سے روشنی پا کر اس کی معرفت حاصل کر لیتا اسے پا لیتا اور اسی میں جذب ہو جاتا ہے اور اس طرح وہ خدا تعالیٰ کا محبوب بندہ بن جاتا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اللہ ولیّ الّذین امنوا۔ اس آیت شریفہ کے معاً بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانیوں کا ذکر ہے جس سے مفہوم یہ ہے کہ اگر کوئی شخص سچا مومن بن جائے تو وہ ابراہیمی رنگ اختیار کر کے اور انہی کے رنگ میں رنگین ہو کر اس کی نظروں میں خود بھی ابراہیم بن جاتا ہے۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ اس تصویر کا دوسرا رُخ بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

"ان اولیاءہٗ الّا المتقون" (انفال)

اولیاء اللہ یعنی خدا کے ولی دوست وہ ہیں جو حقیقی معنوں میں تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور اعلیٰ درجہ کے متقی بن جاتے ہیں۔ پس اس آیت کے مطابق اولیاء اللہ کا مرتبہ حاصل کرنے کے لئے یہ امر ضروری ہے کہ ایک انسان اعلیٰ درجہ کا متقی بن جائے اور اعلیٰ درجہ کا متقی بننے کی راہیں خدا کے فضل سے ہر مومن کے لئے کھلی ہیں والّذین جاھدوا فینا لنھدینّھم سبلنا شرط یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کے دعوے محض زبانی نہ ہوں بلکہ اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر کے وہ اس کا عملی ثبوت بھی بہم پہنچائے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:-

"زبانی اقرار کے ساتھ عملی تصدیق لازمی ہے۔"

(الحکم ۲۴ مئی ۱۹۰۴ء)

ابراہیمی صفات کے حامل اولیاء اللہ جماعت احمدیہ میں انشاء اللہ ہمیشہ اور بکثرت پیدا ہوتے رہیں گے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"خدا نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دیگا اور میری محبت دلوں میں بٹھائیگا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین پر پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقے کو غالب کریگا اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ وہ اپنی سچائی کے نور اور دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ اور ہر قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا۔"

(تجلیات الٰہیہ)

اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اس جماعت میں محض اسی کے فضل سے کثرت کے ساتھ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے اور وہ اپنی سچائی کے نور اور دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ انشاء اللہ۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے اس وعدہ کے عین مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی ہی میں خدا کے فضل سے ایسے ابراہیمی صفات اولیاء جماعت احمدیہ میں بکثرت پیدا ہو چکے تھے جو اپنا سب کچھ خدا کی

خاطر قربان کرنے ہی میں زندگی پاتے اور اس کی خاطر دُکھ اٹھانے ہی میں لذت محسوس کرتے تھے ان کے متعلق خوشنودی کا اظہار فرماتے ہوئے حضور علیہ السلام نے ڈاکٹر عبدالحکیم مرتد کے جواب میں فرمایا :-

"آپ کہتے ہیں کہ صرف ایک مولوی نورالدین صاحب اس جماعت میں عملی رنگ اپنے اندر رکھتے ہیں دوسرے ایسے ہیں اور ایسے ہیں میں نہیں جانتا کہ آپ اس افتراء کا کیا خدا تعالیٰ کو جواب دیں گے میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ کم از کم ایک لاکھ آدمی میری جماعت میں ایسے ہیں کہ سچے دل سے میرے پر ایمان لائے ہیں اور اعمال صالحہ بجالاتے ہیں اور باتیں سننے کے وقت اس قدر روتے ہیں کہ ان کے گریبان تر ہو جاتے ہیں میں اپنے ہزارہا بیعت کنندوں میں اس قدر تبدیلی دیکھتا ہوں کہ موسیٰ نبی کے پیروؤں سے جو ان کی زندگی میں ان پر ایمان لائے تھے ہزارہا درجہ ان کو بہتر خیال کرتا ہوں اور ان کے چہرے پر صحابہ رضؓ کے اعتقاد اور صلاحیت کا نور پاتا ہوں ہاں شاذ و نادر کے طور پر اگر کوئی اپنے فطرتی نقص کی وجہ سے صلاحیت میں کم رہا ہو تو وہ شاذ و نادر میں داخل ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ میری جماعت نے جس قدر نیکی اور صلاحیت میں ترقی کی ہے یہ بھی ایک معجزہ ہے ہزارہا آدمی دل سے فدا ہیں اگر آج ان کو کہا جائے کہ اپنے تمام اموال سے دستبردار ہو جاؤ تو وہ دستبردار ہو جانے کے لئے مستعد ہیں۔ پھر بھی میں ہمیشہ ان کو اور ترقیات کے لئے ترغیب دیتا ہوں اور ان کی نیکیاں ان کو نہیں سناتا مگر دل میں خوش ہوں۔"

(سیرۃ المہدی حصہ اوّل صفحہ ۱۶۵)

جماعتِ احمدیہ میں حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے عہد میں آج بھی خدا کے فضل سے ایسے ابراہیمی صفات اصحاب بکثرت نظر آتے ہیں گدڑی میں لعل ربّ اشعث اغبر کے مصداق چہرہ غبار آلود بال بکھرے ہوتے بظاہر معمولی آدمی نظر آتے ہیں مگر ہیں خدا کے فضل سے پہنچے ہوئے۔ خدا کے مقرب جن کی دعائیں خدا سنتا ہے ان سے باتیں کرتا ہے خارق عادت طور پر ان کی مدد کرتا ہے اور قبل از وقت انہیں آئندہ ہونے والے واقعات کے متعلق اطلاع دیتا ہے اور غیب کی خبریں بتاتا ہے۔ وہ دنیا میں چلتے پھرتے ہیں مگر ان کا حقیقی تعلق دنیا سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ سے ہوتا ہے۔ دنیا کی پر پشہ پرواہ نہ کرنے والے یہ بزرگ فقط اللہ کی یاد میں مگن رہتے ہیں۔ ایسے اصحاب آج بھی موجود ہیں اور خدا کے فضل سے بکثرت ہیں ان میں سے ایک بزرگ کی بات عرض کرتا ہوں وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں داخل نہیں ہیں بلکہ تابعین میں سے ہیں۔ ایک روز میں لاہور جا رہا تھا راستہ میں میں نے انہیں دعاؤں دعاؤں میں مصروف دیکھا میں نے یونیورسٹی کے ایک امتحان میں اپنے بچے کی کامیابی کے لئے دعا کے لئے عرض کیا۔ چند منٹ کے بعد انہوں نے مجھے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں عزیز کے نمبر دکھا دیئے ہیں اور یہ کہ ایک پرچے میں اس کے نمبر بہت کم ہیں۔ میں نے اس سے پہلے انہیں ایسی کوئی بات نہیں کہی تھی۔ مگر ان کی بات پر میں نے عرض کیا کہ عزیز امتحان کے دوران ٹونگ جانے کی وجہ سے بیمار ہو گیا تھا۔ ایک پرچہ اس بیماری کے دوران دیا تھا۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ اس پرچہ کی کمی دوسرے پرچوں میں پوری کر دے چند دن کے بعد نتیجہ نکلا دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ اس پرچہ میں عزیز کے اتنے نمبر تھے جتنے پاس ہونے کے لئے کم از کم ضروری ہیں۔ باقی پرچوں میں خدا کے فضل سے اچھے نمبر تھے جس کی وجہ سے اس کمی کا ازالہ ہو گیا یہ محض ایک واقعہ ہے ورنہ روزانہ ایسے واقعات دیکھنے اور سننے میں آتے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعتِ احمدیہ میں خدا کے فضل سے آج بھی ایسے ابراہیمی صفات اولیاء اللہ کی کمی نہیں جو خدا سے براہِ راست تعلق رکھتے ہیں جو اس سے نور حاصل کرتے اور اس کی معرفت کے جام پیتے ہیں اس کی خاطر اپنے اوپر فنا وارد کر لیتے ہیں اور اس کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر دیتے ہیں جو اس کے خاص بندے ہیں جن کی دعائیں اللہ تعالیٰ سنتا ہے۔ ان سے باتیں کرتا ہے انہیں تسلی دیتا ہے۔ غیر معمولی حالات میں انکی مدد کرتا ہے اور خارق عادت طور پر ان سے سلوک کرتا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ گو عجز و انکسار کے یہ پتلے اکثر نظروں سے اوجھل رہتے ہیں۔

بعض دوست بعض اوقات یہ کہتے ہوئے سنے جاتے ہیں کہ ہم بعض بہت بزرگ اور دعا گو ہستیوں سے محروم ہو چکے ہیں اب دعا کے لئے کہیں تو کس سے کہیں ایسے دوستوں کی خدمت میں نہایت ادب کے ساتھ عرض ہے کہ حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ایسی عالی مرتبت ہستی ہم میں خدا کے فضل و کرم سے موجود ہے جو خدا تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت اور اس کا ایک بہت بڑا انعام ہے۔ پس حضور کی خدمت میں دعا کے لئے درخواست کی جائے کہ یہ امر خدا کے فضل سے بہت ہی بابرکت ثابت ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے کہ انسان خود بھی دعا کی جملہ شرائط اور آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑائے، روئے، آہ و زاری کرے اور اس سے مدد طلب کرے ادعونی استجب لکم فرمانے والا خدا ان کی دعاؤں کو سنے گا اور رجوع برحمت ہو گا۔ پس دوست خود دعاؤں پر زور دیں کہ اس سے دو فوائد حاصل ہوتے ہیں اوّل حاجت روائی دوم اللہ تعالیٰ سے براہِ راست تعلق۔ پس دعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے براہ راست تعلق پیدا کیا جائے کہ یہی ہماری زندگی کا اصل مقصد ہے۔

اعلانِ نکاح

مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی سابق مبلغ جرمنی و حال سیکرٹری وکیل التبشیر ابن مکرم عبدالرحیم صاحب آف جہلم کا نکاح مبارکہ بیگم صاحبہ بنت مکرم میاں محمد بخش صاحب سکنہ کھاریاں کے ساتھ دو ہزار روپیہ حق مہر پر مورخہ ۱۱ر جولائی ۱۹۶۵ء کو بعد نماز جمعہ مسجد مبارک ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے پڑھا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے مبارک کرے اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین۔

درخواستہائے دُعا

● خاکسار کے چند عزیزان چوہدری محمد رفیع۔ چوہدری محمد عالم صاحبان وغیرہ ایک قتل کے کیس میں ماخوذ ہیں۔ عنقریب ہائی کورٹ سے فیصلہ صادر ہونے والا ہے۔

(چوہدری بشیر احمد رائے ونڈی دارالصدر شرقی۔ ربوہ)

● میرے بھائی مکرم غلام محمد صاحب پیشاب میں رکاوٹ کی وجہ سے بیمار ہیں ان کا اپریشن کمالیہ ہسپتال میں ہوا ہے۔

اسی طرح وہاں ہی مکرم بشیر احمد صاحب ولد ملک محمد لوٹا صاحب ربوہ کا اپنڈے سائٹس کا اپریشن ہوا ہے

(چراغ دین ٹھیکیدار۔ ربوہ)

● میری چھوٹی ہمشیرہ بشریٰ قریشی اہلیہ چوہدری علی اکبر صاحب موضع سچا سودا کا بیٹا بعمر چار ماہ مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار چلا آ رہا ہے نیز میری بڑی ہمشیرہ کے دو بچے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں۔

(طاہرہ منظور محلہ دارالصدر شرقی ربوہ)

● چوہدری بہادر خان صاحب کو بہت سی پریشانیاں درپیش ہیں۔

(چوہدری بشارت احمد سیکرٹری مگیانہ)

● عاجز تین چار ماہ سے پاؤں میں تکلیف کی وجہ سے پریشان تھا۔ اب بغرض علاج ہسپتال میں داخل ہوا ہوں۔

(احمد حنان مرزا۔ لندن)

● میرے والد صاحب رکاوٹ پیشاب کے اپریشن کے لئے منٹگمری ہسپتال میں داخل ہیں۔

(نعیم الدین ہڑپہ ضلع منٹگمری)

● میرے ماموں جان مرزا سیف اللہ خان صاحب فاروق ایک عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں اب انہیں گلاب دیوی ہسپتال لاہور میں داخل کروایا گیا ہے۔ وہ انتہائی لاغر ہو چکے ہیں۔

(بیگم ڈاکٹر عبدالرحیم مرزا رحمان پورہ لاہور)

احباب ان سب کے لئے دعا فرما دیں۔

دعائے مغفرت

میاں عبدالمجید صاحب کشمیری دارالرحمت وسطی کی اہلیہ مورخہ ۱۷ر جولائی کو چار ماہ کی شدید علالت کے بعد فوت ہو گئیں۔ مرحومہ نے چھ لڑکیاں اور ایک لڑکا اپنی یادگار چھوڑا ہے۔

بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے دعا فرما دیں۔

(ناصر احمد معلم وقف جدید چک نمبر ۳۷ جنوبی ضلع سرگودہا)

معاصرین سے

پاکستانیت کی اساس

نوٹ :۔ اس وقت پاکستان کی طرزِ حکومت کے متعلق ملک کے دانشور غور و فکر کر رہے ہیں۔ مندرجہ ذیل مضمون میں اس مسئلہ کا ایک حل پیش کیا گیا ہے۔ ضروری نہیں کہ ہمیں ہر امر سے اتفاق ہو۔ (ادارہ)

(۲)

بین الاقوامی سطح پر ہم نے کیا معیار اپنایا کیا تمام مسلمان اکثریت والے ممالک ہمارے دوست ہیں اور وہ جن کو دوست نہ بنانے کا حکم ہماری آسمانی دستاویز میں ہے۔ ہمارے دشمنوں کی فہرست میں ہیں؟ ایک چھوٹا سا مگر غور طلب سوال ارباب علم سے اور ہے اگر پاکستانیوں کے نزدیک اولیت اسلام کے رشتے کو ہے تو اس صورت میں کہ خدانخواستہ کسی مرحلہ پر پاکستانی قوم کسی دوسرے ملک سے برسرِ پیکار ہوتی ہے اور میدان جنگ میں مخالف ملک اپنے مسلمان باشندوں کی ایک جماعت مقابلہ پر لا کھڑی کرتا ہے تو کیا پاکستانی مسلمان کے ہتھیار مقابل پر آئے۔ مسلمان پر اٹھ سکیں گے؟ یہ مفروضہ بعید از امکان نہیں خود اسے فکر سے پاکستانی اپنے چاروں حدود پر ایسے امکانات کو متصور کر سکتے ہیں پھر وہی سوال کہ ان حالات میں ہمارے بیانی نظریات شکست تو نہیں کھائیں گے؟

اب انہی پہلوؤں کو سامنے لا کر اپنی سترہ سالہ زندگی کا جائزہ لیا جا سکتا ہے۔ ہم کہاں سے چلے کہاں آ پہنچے اور اب کہاں کا رخ ہے۔ رُخ تو متحرک قوموں کا ہوتا ہے ہم نے تو ابھی تک اپنی قومیت کی اساس ہی معین نہیں کی۔ کشاکش روزگار نے اتنی فرصت ہی نہیں دی کہ یہ سوچا جائے کہ اگر الٰہی قانون کے تحت ہم پر آزمائش کا وقت آ گیا۔ جب یہ روزگار کے دھندے تو کجا محض زندگی ہی محلِ نظر ہو جاتی ہے۔ تو ہم اپنا منہ کدھر پھیریں گے۔ کس کو راہ نما بنائیں گے کس کے پیچھے ہو کر لڑیں گے۔ کیا نعرہ ہو گا، کون راستہ چنیں گے۔ کاہے کے لئے اپنا خون بہائیں گے۔

تو آئیے نئے سرے سے اپنی بنیاد کا جائزہ لیں کہ جس عمارت کی بنیاد ہی نہ ہو گی یا کمزور ہو گی اسے باد متحرک کا ایک ہلکا سا جھونکا بھی سرنگوں کر جائے گا۔ کیا اسلام ہمارا مذہب ان تقاضوں پر پورا نہیں اترتا اور ہم کو اسلام کا نعرہ دینے والوں نے ہم سے دھوکا کیا یا ہم نے ہی اسلام کو محض نعرہ سمجھا۔ قرآن کو صرف قسم کھانے کے لئے استعمال کیا اور سنت کو فقط مسلمان کہلانے کے لئے اپنایا۔ یا اسلام بین الاقوامی انسانیت کا علمبردار ہے۔ شارع علیہ السلام کی تعلیمات ہمارے معاشرتی اقتصادی، سیاسی، معاشی اور تہذیبی تقاضوں کے لئے مکتفی ہیں۔ کیا قرآن اور ارشادِ حاملِ قرآن پر عمل کرنے سے ہم مہذب دنیا کے مقابلہ میں ناکام اور شرمندہ ہوں گے یا ان کی خلوصِ دل سے بجا آوری ہمیں دنیا میں سربلند اور عقبیٰ میں سرخرو کر دے گی؟

سو اگر اب بھی ہم اس فیصلہ پر قائم ہیں کہ اسلام اور صرف اسلام ہی ہماری انفرادی اور اجتماعی زندگی کے تمام پہلوؤں پر محیط ہو گا۔ ہماری طرف سے ہر کارروائی اسلام کے اصولوں کے تحت ہو گی اور ہمارے تمام تنازعات میں اسلام ہی حکم اور عدل بنے گا تو پھر دیر کیا ہے۔ کیوں نہیں اسلام کو فوراً اس کی صحیح جگہ دی جاتی۔ اسلامی لیبل سے سوا کیوں اندرونہ پر بھی اسلامیت کی مہر نہیں لگائی جاتی ہمیں ایسا تو نہیں کہ ہمارا طریق کار ہی غلط رہا ہو ہم نے اپنے ملک اپنے طرزِ حکومت، اور اپنے آئین کو تو اسلامی کہہ دیا مگر کیا وجہ کہ اس کے باوجود ہماری زندگی میں اسلام نفوذ نہ کر سکا۔

ایک بات بڑی واضح ہے کہ اگر ہمارے نظامِ حیات نے اسلامی تعلیمات کا انجذاب نہیں کیا تو نتائج بتاتے ہیں کہ یہ طریقِ کار ہی غلط تھا۔ سو کیوں نہ اب دوسری جہت سے کوشش کی جائے مطلب یہ کہ پہلے سے بحیثیت گروہ کو اسلام کی چھاپ لگانے کی جگہ اسلام کو رائج اور نافذ کرنے کی اکائی فرد کو قرار دیا جائے اور اگر افراد اپنی اپنی زندگیوں میں اسلام کو مقدم کر لیں تو ان افراد کے اجتماع سے جو گروہ بنے گا وہ بدرجہ اولیٰ اسلامی ہو گا۔ اب وہ سوال کہ کون سا اسلام انفرادی زندگیوں پر حاوی ہو گا، یہاں حل ہو سکتا ہے کہ چونکہ اسلام کا حاملِ قرآن اور اسلام کا شارع رسولؐ تمام بنی نوعِ انسان کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ اس لئے ہر فرد مختار ہے کہ قرآن اور رسولؐ کو سامنے رکھ کر اپنے لئے لائحہ عمل منتخب کر لے کسی زید کو یہ حق نہیں ہے کہ بکر کے ذاتی اجتہاد پر اعتراض کرے کوئی بکر عمرو کے انفرادی اعمال پر معترض نہ ہو گا۔

اہلِ سنت، اہلِ تشیع، اہلِ حدیث، اہلِ قرآن اور ان کی شاخیں سب آزاد ہیں کہ قرآنی تعلیمات اور اسوۂ رسولؐ کی اپنی اپنی تعبیر کے مطابق اپنی اپنی زندگی میں تعمیل کریں۔ جب قرآنی ارشاد کے تحت تمام مسلمانوں نے توحیدِ الٰہی، رسالتِ پیمبرؐ اور وجوبِ قرآن کا اقرار کر لیا تو باقی کیا رہ گیا۔ پیمبرِ اسلامؐ نے فرمایا ہے کہ جس نے لا الٰہ الا اللہ کا اقرار کر لیا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔ اور جس نے ہماری طرز پر عبادت کی، ہمارے قبلہ کی طرف منہ کیا ہمارا ذبیحہ کھا لیا، اس کے ہم میں سے ہونے میں کیا دقیقہ باقی رہ گیا۔ ایک کلمہ گو جب اسی رسولؐ پر درود بھیجتا ہے، اسی قبلہ کی طرف منہ کر کے، وہی قرآن تلاوت کرتا ہوا اللہ تعالیٰ کے حضور سر جھکا دے۔ تو اس کے اسلام میں شک کرنے والوں کو خود اپنی عاقبت کی فکر ہونی چاہیئے۔

اور کیا ہم اس کلیہ کا تجربہ نہیں کر چکے جس نے خود اپنی زبان سے مسلمان ہونے کا دعوےٰ کیا تھا، وہ معاً اس عجیب تحریک میں شامل کیا گیا تھا، جس نے بالآخر پاکستان کو حقیقت بنا دیا تھا۔ شیعہ، آغاخانی، بوہرے، دیوبندی، بریلوی، اہلِ حدیث، اہلِ قرآن، احمدی اور دوسرے فرقے کیا ایک ہی جھنڈے تلے جمع نہیں ہو چکے؟ ان سب کو اپنی اپنی سمجھ کے مطابق دیانتداری سے اسلام پر عمل پیرا ہونے کی اجازت ہے۔ لیکن جہاں اجتماعی زندگی میں کوئی مرحلہ پیش آئے گا۔ یہ سب اوّل و آخر پاکستانی ہوں گے۔ ان کی انفرادی زندگیوں میں اسلام کے نفاذ اور رواج سے معاشرہ کی وہ تمام بدیاں خود بخود ختم ہو جائیں گی جن کو قانون آج تک ختم نہیں کر سکا۔ ان میں سے کسی کا اسلام زنا، چوری، غیبت، رشوت، شراب نوشی، جوئے بازی، سود خوری اور دوسری معاشرتی برائیوں کی اجازت دیتا ہے؟ سو ضرورت اس امر کی ہے کہ افراد مسلمان بنیں۔ قوم خود بخود مسلمان ہو جائے گی۔

اجتماعی اور بین المملکتی مسائل کے لئے حل کی تلاش سے قبل پاکستان میں رہنے والے غیر مسلموں کے لئے ان کی انفرادی زندگیوں کے لئے . . . . لائحہ عمل کا ذکر ضروری ہے۔ پاکستان میں بسنے والے غیر مسلم شہری اپنے اپنے عقیدہ کے مطابق انفرادی زندگیاں گذاریں گے یا ان کے لئے بھی اسلام کا تجویز کردہ کوئی لائحہ حیات پیش کر کے انہیں مجبور کیا جائے گا کہ وہ اسکے پابند ہوں۔ یہاں پر ہمیں اسلام کا طرۂ امتیاز لا اکراہ فی الدین کا روشن مینار راستہ دکھاتا ہے اس فرمان کی دلیل بطور دیباچہ کے یہ دی کہ چونکہ رشد و ہدایت گمراہی سے ممیز ہو چکی ہے۔ اور قرآن نے اس قدر دلائل اپنے اوامر و نواہی کے حق میں دے دیتے ہیں کہ ہر دعویٰ روزِ روشن کی طرح ثابت ہے۔ سو اب افراد پر کسی جبر و اکراہ کی گنجائش نہیں۔ قرآن کا کام اتمامِ حجت تھا، اور اسکے بعد انکار منکرین کو منزلِ قرآن کے سامنے تو مجرم بنا سکتا ہے، مسلمان اسکے لئے خدائی فوجدار نہیں ہیں۔ سو اس سنہری فرمان کی تعمیل میں پاکستانی غیر مسلم اسی طرح اپنے عقیدہ، عبادت، اور طرزِ زندگی میں خود مختار ہیں جس طرح مسلم شہری۔ مؤخر الذکر ان کے بنیادی انسانی حقوق اور آزادیوں میں کبھی مخل ہوں۔ البتہ جب بحیثیت پاکستانی قوم کے ان کو قوم کی مدد اور فلاح کے لئے بلایا جائے گا اور مسلمہ اجتماعی فرائض کی ادائیگی کے لئے مسلمانوں کے شانہ بشانہ کھڑے ہوں گے اور یہ پاکستانی قوم اور وہ مسلمہ اجتماعی فرائض کیا ہیں جن پر یہ ساری پاکستانی قوم متفق و متحد ہو سکتی ہے؟ پاکستان ایک جغرافیائی خطہ کا نام ہے جس کی حدود کرۂ ارض پر مرقوم اور مرتسم ہیں یہ سب پاکستانیوں کا گھر ہے۔ یہاں وہ پیدا ہوتے ہیں۔ اسی مٹی کی پیداوار پر پلتے ہیں اور اس کی بہبود کے لئے زندگیاں گذارتے ہیں، تو کیوں نہ اس مقدس رشتہ کو پاکستانی قوم کی یکجائی کے لئے اساس قرار دے دیا جائے۔ یہ ہرگز اسلام کے منافی نہیں ہے۔ اسلام کے رسولؐ نے تو فرمایا ہے کہ منجملہ اوروں کے جو اپنے گھر کی حفاظت کرتا مارا جائے وہ شہید ہے۔ چنانچہ عزت و آبرو کو بچاتے ہوئے جان کھو دے وہ شہید ہے تو ہمارے لئے پاکستان کے خطہ سے بڑھ کر پیارا کون گھر ہے پاکستان سے بڑھ کر کونسی دولت ہے پاکستان سے بڑھ کر کونسا فخر اور عزت ہے جس کی حفاظت اور بقا کو اپنی زندگیوں کا مقصود بنا لیں۔

سو پاکستان اوّل اور پاکستان آخر، یہ پاکستانی مسلم کو بھی عزیز ہے اور پاکستانی ہندو کو بھی پیارا ہے اور پاکستانی عیسائی بھی اس سے محبت کرتا ہے اور پاکستانی بہائی بھی اس کا شیدا ہے۔ اس نظریہ کو اپنا لینے سے ہماری اجتماعی سعی کا ایک مرکز قرار پا جائے گا۔ یہ اجتماع چاہے ایک کنبہ کی سطح پر ہو، چاہے گلی محلہ کی آبادی چاہے ایک گاؤں کے باسیوں کا مجموعہ، چاہے ایک ذات برادری کے لوگ، چاہے ایک مذہبی عقیدہ کے پیرو اور چاہے سیاسی مقاصد کے لئے بنی ہوئی جماعتیں جب سب کا مقصود مملکت پاکستان کی بقاء پاکستان کا دفاع، پاکستان کی فلاح ہو جائیگا تو یہ یکجہتی ایسی ہو گی۔ جس سے پاکستانی قوم کے راہ نما کے ایک اشارہ پر ساری قوم اٹھ کھڑی ہو گی اور دوسرے اشارے پر بیٹھ جائے گی، ایک آواز پر آگے بڑھے گی اور دوسرے حکم پر لوٹ آئے گی۔ اور اور یہی وہ سیسہ پلائی دیوار ہو گی جس میں کوئی دراڑ کوئی رخنہ پیدا نہ ہو سکے گا۔

نوٹ :۔ یہ مضمون جس کی ایک قسط الفضل ۲۱ مئی ۱۹۶۵ء ... شائع ہو چکی ... [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلاصہ کلام یہ کہ لفظ اسلام کو محض نعرہ بازی کے لئے استعمال کرنے کی بجائے اسلامی تعلیم اور اسلامی مزاج اور اسلامی اطوار کو سنجیدگی سے اپنی زندگیوں میں رواج دینے کی ضرورت ہے اور جب پاکستانی مسلمان افراد اپنی نجی حیثیت میں یا ہم خیال جماعتوں کی صورت میں سچے مسلمان بن جائیں گے تو پاکستانی معاشرہ اور پاکستانی تہذیب اور پاکستانی تمدن خود بخود اسلام کا آئینہ ہو جائیں گے اور یہ وہ صورت ہے جس سے وہ عالمگیر برادری کو متاثر کر سکتے ہیں اور غیر مسلموں کو متوجہ کر سکتے ہیں۔ ملکی سطح پر پاکستان کو اپنا گھر سمجھتے ہوئے سبھی پاکستانی، مسلم یا غیر مسلم اس سرزمین کو حد درجے اس تقدس کو اگر مثبت نظریاتی مقام دے دیں تو مستقبل میں کسی مسلمان ہمسایہ سے معاملہ کرنے وقت، یا بد اندیش حملہ آور سے دفاع کرتے ہوئے ان کے دلوں میں کسی قسم کا انقباض پیدا نہ ہوگا۔ اسی طرح دور بیٹھے حلیفوں یا حریفوں کو پاکستانی مفاد کی بر محل شرح صدر کے ساتھ ٹھکرایا یا اپنایا جا سکے گا۔ اغلب ہے کہ ہمارا ردعمل نئی صورت حال میں بعینہٖ وہی نہ جو موجودہ وقت میں ہو سکتا ہے۔ مگر اس بار انداز فکر بدل جانے کی وجہ سے منفی ردعمل اب رغبت میں بدل جائے گا۔ اور نقصانی رد عمل اب انشراح اور آمادگی کی کیفیتیں اختیار کرے گا اور ہم پاکستانی اپنے سب معاملے روشن ضمیری سے طے کر لیں گے اور کوئی کبھی محض اسلام کے جذباتی نعرہ سے پاکستانی قوم سے ناجائز انتفاع نہ کر سکے گا

اور آخر میں سب سے اہم بات کہ ہماری قسمی جدوجہد یا اجتماعی ترقی یا معاشرتی ارتقاء ہمارے ملک کی سرفرازی اصل مقصد نہیں ہیں بلکہ یہ سب اصل کے حصول کا ذریعہ ہیں اور اصل ہے انسانیت کا ارتفاع کہ ہمارا تو مصحف دین ہی حقوق العباد پر مشتمل ہے۔ اور اللہ کے بندوں میں رنگ، نسل، بولی اور جغرافیائی وابستگی کی کوئی تمیز اور تفریق نہیں ہے لہٰذا ہمارا ہر فعل انسانیت کے مفاد اور بہبود کی جہت میں ہونا چاہئے۔ حق یہ ہے کہ جو کوئی انسان مجموعی علم اور تجربہ میں حقیر سا اضافہ بھی کر جاتا ہے جو بالآخر انسانیت میں ممد ہو وہ اپنی پیدائش کا جواز ثابت کر گیا اور نفس مطمئنہ کے ساتھ جنت کی بہشت میں داخل ہو گیا۔ اور جس نے اپنی حیات مستعار جانوروں کی طرح محض کھانے پینے اور نسل کشی کے جبلی تقاضوں کے ایفا میں گزار دی اور بس بیرا تحقیقت اس کی زندگی بے کار اور اس کی موت م

امتحان۔ فرمایا

واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض۔

وصایا

ضروری نوٹ (۱) مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتے رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز — ربوہ)

مثل نمبر ۱۷۸۶۸:۔ میں منیر احمد نواز ولد چوہدری شاہنواز صاحب قوم کاہلوں جٹ پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن A-۳/۳ محمد علی ممبوریل ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی ۲۹ بقائمی ہوش و حواس آج بتاریخ ۱ مئی ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ میری زرعی اراضی چار سو ایکڑ واقع نواز آباد فارم نزدیک سلطان آباد ریلوے اسٹیشن ضلع تھرپارکر میں ہے جس کی قیمت اس وقت مبلغ دو لاکھ روپے ۲۰۰۰۰۰ روپے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں طالب علم ہوں اور مجھے میرے والد بزرگوار کی طرف سے پچاس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں تاریخ تحریر وصیت سے کرتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن پاکستان ربوہ ہوگی

العبد:۔ منیر احمد نواز ۱ مئی ۱۹۶۵ء

گواہ شد:۔ وسیم احمد خلیل ولد سردار احمد ۱۲۴ جی بلاک ۲ P.S.C.H.S کراچی۔ گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی

مثل نمبر ۱۷۸۶۹:۔ میں مرید احمد خان ولد پیارا خان قوم لکانی بلوچ پیشہ دوکاندار عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۷ء ساکن جیاد گل گھو توہمہ دت احمد پور ڈاکخانہ جکھڑ امام شاہ ضلع ڈیرہ غازی خان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ مارچ ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری منقولہ جائیداد میں سے صرف ایک گائے معہ بچھڑا ہے جس کی قیمت ۲۳۶/ روپے ہے نیز میری جائیداد غیر منقولہ میں زرعی اراضی پانچ ایکڑ بنام چاہ سیس والا موضع جکھڑ امام شاہ ذیں ہے۔ جس کی بازاری قیمت مبلغ دو صد روپیہ فی بیگھہ ہے۔ یعنی کل قیمت مبلغ دو ہزار روپیہ ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ میں نے اپنی یہ زمین کاشت پر اپنے لڑکے کو دی ہوئی ہے۔ اسے جو محصول آئے گا۔ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ سالانہ ادا کرتا رہوں گا۔ علاوہ ازیں میں آجکل پرچون کی دکان کرتا ہوں۔ جس سے مبلغ بیس روپے ماہوار آمد ہوتی ہے اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ براہ کرم میری وصیت تاریخ تحریر سے منظور کی جاوے اگر میں یا میرے ورثاء وصیت حصہ جائیداد کی ادائیگی نہ کر سکیں تو میری وصیت منسوخ بھی جاوے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

دستخط وصیت کنندہ مرید احمد بقلم خود بستی احمد پور ڈاکخانہ جکھڑ امام شاہ تحصیل و ضلع ڈیرہ غازی خان

تحریر کنندہ طالب دعا غلام مصطفیٰ بستی احمد پور۔ گواہ شد:۔ محمد اعظم بقلم خود بستی احمد پور۔ ضلع ڈیرہ غازیخان

گواہ شد:۔ فیض احمد بستی احمد پور ضلع ڈیرہ غازیخان

مثل نمبر ۱۷۸۷۰:۔ میں ملک محمد سلیم ولد ملک احمد بخش صاحب قوم ملک جنجوعہ پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۶۳ء بقائمی ہوش و حواس آج بتاریخ ۶۵/۵/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے میں زیر تعلیم زندگی ہوں۔ مجھے اس وقت ۹ روپے ماہوار الاؤنس ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت ۶۵/۵/۱ سے منظور فرمائی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد:۔ ملک محمد سلیم بقلم خود ابن ملک احمد بخش صاحب ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ ۶۵/۵/۱۱۔

گواہ شد:۔ ملک مبارک احمد لیکچرار جامعہ احمدیہ ۶۵/۵/۱۱۔ گواہ شد:۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا ربوہ۔ ۶۵/۵/۱۱

مثل نمبر ۱۷۸۷۱:۔ میں سیدہ ناصرہ طیبہ زوجہ سید بشیر احمد شاہ صاحب بی اے قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن جہلم شہر ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ مئی ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں ۱۔ مہر بذمہ خاوند مبلغ ڈھائی ہزار روپیہ ۲۔ زیور بتفصیل ذیل ا۔ کانٹے چار جوڑی ب۔ بالی ایک جوڑی ج۔ ٹاپس ایک جوڑی د۔ گھمر ایک جوڑی ر۔ گلوبند ایک عدد س۔ ٹکہ ایک عدد۔ ص۔ کڑے ایک جوڑی۔ ط۔ چوڑیاں آٹھ عدد ع۔ انگوٹھی سات عدد۔ ف۔ پنڈلم ہار ایک عدد ق۔ ہار زنجیری ایک عدد۔ وزنی تقریباً ۲۴ تولے مالیتی تقریباً پانچ ہزار چار سو روپے صرف۔

اس کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں۔ اگر میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ یعنی بوقت وفات جو جائیداد موجود ہوگی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ یہ تمام زیور زیر استعمال ہے۔

الامۃ:۔ سیدہ ناصرہ طیبہ

گواہ شد:۔ پروفیسر ڈاکٹر سید بشیر احمد شاہ والد موصیہ۔ کالج آف اینمل ہسبنڈری لاہور

گواہ شد:۔ ملک عبد اللطیف ستکوہی سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ لاہور

پتہ مطلوب ہے

مجھے میرے بہنوئی چوہدری فضل احمد صاحب سب انسپکٹر محکمہ ٹیلیگراف جو غالباً سرگودھا کے ضلع میں ملازم ہیں کا پتہ مطلوب ہے۔ اگر کسی صاحب کو ان کا موجودہ پتہ معلوم ہو یا وہ خود پڑھیں تو خاکسارہ کو ذیل کے پتہ پر اطلاع دیں۔ امۃ الحفیظ بیگم اہلیہ ماسٹر محمد ذکاء اللہ خان صاحب [illegible]

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کراچی ۲۱ جولائی۔ صدر ایوب نے کہا ہے کہ پاکستان ایران اور ترکی میں علاقائی ترقی کے لئے تعاون کا مستقبل تابناک ہے اور اس سے تینوں ملکوں کے عوام کی فلاح و بہبود کے امکانات روشن ہو گئے ہیں۔ صدر نے ان خیالات کا اظہار ایک پیغام میں کیا ہے جو میثاق استنبول کی پہلی سالگرہ کے موقع پر جاری کیا گیا ہے۔ صدر نے توقع ظاہر کی ہے کہ معاہدے کے مقاصد کے حصول کے لئے جس جوش و سرگرمی سے کام ہو رہا ہے وہ نہ صرف برقرار رہے گا بلکہ مستقبل میں اس میں اور بھی اضافہ ہوگا۔

خرطوم ۲۱ جولائی۔ مصر کے جریدہ "مڈل ایسٹ مرر" کے مطابق سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جنوبی سوڈان کی بغاوت میں ۱۲۸ افراد ہلاک ہوئے ہیں لیکن اخبارات کے مطابق خونریز تصادم میں سینکڑوں افراد ہلاک اور زخمی ہوئے ہیں جنوبی سوڈان کی فرنٹ پارٹی کے ترجمان کا کہنا ہے بغاوت میں ۱۴۰۰/- افراد ہلاک اور زخمی ہوئے ہیں۔

لاہور ۲۱ جولائی۔ مرکزی وزیر تجارت مسٹر غلام فاروق نے کہا ہے کہ امریکہ نے پاکستان کی امداد کے التوا سے جو صورت حال پیدا کرنے کی کوشش کی ہے قوم اس کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہے۔ ہمارا تیسرا پنجسالہ منصوبہ یقیناً پورا ہوگا۔ اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ہم ہر ممکن باعزت طریق سے کام لیں گے وہ کل صوبائی اسمبلی کے ارکان اور وزراء سے خطاب کر رہے تھے بعد ازاں انھوں نے پریس کانفرنس سے بھی خطاب کیا۔

مسٹر غلام فاروق نے کہا کہ پاکستان کو امریکی امداد کے التوا سے تیسرے منصوبہ میں ایک ارب ۵۰ کروڑ روپے کا خسارہ ہوگا مگر برطانیہ اور جرمنی کے ساتھ اپنی تجارت کو فروغ دے کر ہم اس خسارہ کا بہت بڑا حصہ پیدا کر سکتے ہیں۔ ان ممالک میں پاکستانی کپاس کی مانگ بہت زیادہ ہے۔ ان حالات میں ہمارے کاشتکاروں کو چاہیئے کہ وہ پیداوار بڑھانے پر زیادہ توجہ دیں تاکہ ملک کی معیشت مضبوط سے مضبوط تر ہوتی جائے۔

راولپنڈی ۲۱ جولائی۔ ایوان ہائے تجارت و صنعت کی فیڈریشن کے صدر مسٹر لطیف ابراہیم جمال نے بارہ ممتاز تاجروں پر مشتمل ایک خاص کمیٹی قائم کرنے کا اعلان کیا ہے جو اس بات کا مطالعہ کرے گی کہ امریکی امداد بند ہونے سے پاکستان کی معیشت پر کیا اثر پڑے گا۔

مسٹر لطیف جمال نے کل بیان تاجروں کے اجلاس میں شرکت کی جو صدر ایوب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ انھوں نے مزید بتایا کہ خاص کمیٹی امریکی امداد بند ہونے کے اثرات کے مطالعہ کے بعد تاجروں اور حکومت کو مشورہ دے گی کہ اس کے برے اثرات سے کس طرح محفوظ رہا جائے۔ آپ نے مزید بتایا کہ کمیٹی دو ماہ تک ایک رپورٹ تیار کرے گی۔

موالشافی

نمونہ مفت

مندرجہ ذیل امراض کے لئے جدید ہومیوپیتھی کیور ہو سسٹم کی نہایت طاقتور مجرب ادویات کا نمونہ اور نسخہ وغیرہ واپسی لفافہ بھیج کر مفت طلب کریں۔ (۱) جوڑوں کا درد (۲) سر درد اور درد شقیقہ وغیرہ (۳) بواسیر (۴) پیٹ کی ریاح (۵) جلدی امراض خارش انگزیما چنبل پھوڑے وغیرہ (۶) کان بہنا (۷) نکسیر (۸) مردانہ شکایات (۹) دانتوں کی امراض (۱۰) دماغی امراض ہسٹریا ادھا گلی پن وغیرہ۔ ڈاکٹر راجہ ہومیوانڈ کمپنی گول بازار ربوہ کیور ہو میڈیسن کمپنی ۵۳ کمرشل بلڈنگ مال لاہور۔

ربوہ کے مالکان سکنی اراضی و مکانات کی خدمت میں!

بل نوٹس!

مالکان سکنی اراضی و مکانات ربوہ کو بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ سال ۶۶-۱۹۶۵ء کے لئے ترقیاتی ٹیکس کی وصولی شروع ہے۔ ۳۱ اگست ۶۵ء تک ادائیگی کرنے والوں کو دس فیصدی رعایت دی جائے گی۔ احباب اس رعایت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ٹیکس کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ کریں۔

ترقیاتی ٹیکس بحوالہ گورنمنٹ نوٹیفکیشن ۵-۲۸ مورخہ ۲۳-۶-۶۵ء مکانات اور خالی پلاٹس پر مندرجہ شرح سے واجب الادا ہے۔

(الف) خالی پلاٹس رہائشی:-

محلہ دار الرحمت و دار الصدر ۱۰/- روپے فی کنال

محلہ دار البرکات ۸/- ″ ″

بقیہ محلہ جات ۶/- ″ ″

(ب) خالی پلاٹس دکانات:-

غلہ منڈی و گول بازار ۱۲ روپے فی پلاٹ (دس مرلہ تک) ہر زائد مرلہ پر دو روپے فی مرلہ

بقیہ محلہ جات ۶ روپے فی پلاٹ (۱۰ مرلہ تک) ہر زائد مرلہ پر ایک روپیہ فی مرلہ۔

(ج) تعمیر شدہ پلاٹس رہائشی:- خالی پلاٹس رہائشی کی شرح پر ۲۵ فیصد اضافہ کے ساتھ۔

(د) تعمیر شدہ پلاٹس دوکانات خالی پلاٹس دوکانات کی شرح پر ۲۵ فیصد اضافہ کے ساتھ

اکثر احباب کے ذمہ گزشتہ سالوں کا ٹیکس بھی واجب الادا ہے۔ آپ کا فرض ہے کہ ٹاؤن کمیٹی ربوہ کو ٹیکس کے واجبات فوری طور پر ادا کریں۔ اور ٹاؤن کمیٹی کو اس قابل بنائیں کہ وہ جلد از جلد ترقیاتی سکیموں کو عملی جامہ پہنا سکے۔ اور آپ کو بھی غیر ضروری اخراجات برداشت نہ کرنے پڑیں۔

بشارت الرحمٰن ایم۔ اے
چیئرمین ٹاؤن کمیٹی۔ ربوہ

۱۸/۷۱/۶۵

اعلانِ نکاح

عزیزم فداء الحق صاحب ابن محترم سیٹھی فضل حق صاحب حق بلڈنگ جہلم کا نکاح عزیزہ لطیفہ بی اے بنت مرزا نذیر احمد صاحب آف محمد نگر لاہور سے مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر قرار پایا ہے۔

نکاح کا اعلان مکرم ملک فضل کریم صاحب صدر حلقہ محمد نگر لاہور نے مورخہ ۱۱-۷-۶۵ کو مرزا نذیر احمد صاحب کے مکان پر فرمایا۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ اپنے فضل سے ہر دو خاندانوں اور سلسلہ کے لئے خیر و برکت کا موجب بنا دے آمین ثم آمین۔

(مرزا محمد لطیف جہلم)

ولادت

میری بچی عزیزہ ثریا ساجدہ اہلیہ محمد عبد اللہ خاں صاحب حال کراچی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۶-۷ بروز سوموار تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچے کا نام مبارک احمد تجویز فرمایا ہے

احباب کی خدمت میں اس کی درازی عمر نیک اور خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد مرید احمد قریشی۔ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ)

شکریہ احباب:- مورخہ ۷ جولائی کو ہماری والدہ محترمہ فیروزہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی نعمت اللہ خاں صاحب گوہر بی اے مرحوم) لاہور میں نہایت مختصر علالت کے بعد وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ابھی تک ہم دونوں بھائیوں کو کثرت سے احباب کی تعزیت کے خطوط موصول ہو رہے ہیں مکان پر بھی بے شمار دوستوں نے آکر ہمارے ساتھ اظہار ہمدردی فرمایا ان سب کے ہم تہ دل سے ممنون ہیں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو غریق رحمت فرمائے اور ان کے بچے بلند درجات عطا فرمائے آمین۔ (۱) خاکسار عبد الرحمٰن شاکر اسسٹنٹ ... (۲) وسیم احمد بی اے۔ ربلوے گارڈ لاہور سٹیشن۔ لاہور۔

خصوصی

ہیرے

دیگر بیش قیمت پتھر و خوش پسند و جدید قسم کے زیورات دستیاب ہیں۔

فرحت علی جیولرز دی مال لاہور فون نمبر ۶۲۲۳

ہمدرد نسواں (ڈھاکی گولیاں)، دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس انیس ۱۹ روپے

کسی قوم کا غلط نظریوں پر قائم ہو جانا اس کی ہلاکت کا باعث ہوا کرتا ہے

غلط نظریوں سے غلط نتائج ظاہر ہوتے ہیں اور غلط نتائج سے غلط اعمال ظاہر ہوئے بغیر نہیں رہتے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہمیشہ صداقت کی راہ پر گامزن رہنے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ صاف بات ہے کہ دنیا میں جب کوئی نئی صداقت آتی ہے تو لوگوں میں اس کی مخالفت شروع ہو جاتی ہے اور اکثر لوگ اسے مٹانے کے لئے کمر بستہ ہو جاتے ہیں اور جب کسی اقلیت کو اکثریت کی مخالفت کا سامنا ہو۔ حکومت اس کی مخالف ہو جائے رعایا اس کی دشمن ہو جائے دنیا جہان اس کو مٹانے پر کمربستہ ہو جائیں۔ جماعتیں اس کی ہلاکت کے درپے ہو جائیں۔ اسی طرح عالم کیا جاہل کیا بڑے کیا اور چھوٹے کیا سب کے سب اس ارادہ کے ساتھ کھڑے ہو جائیں کہ ہم اس کو کچل دیں گے تو ایسی حالت میں اس کے لئے تباہی سے بچنے کے دو ہی ذرائع ہوتے ہیں:۔

اوّل اس کے پاس ہلاکت سے بچنے کا مکمل سامان ہو۔

دوم ان سامانوں سے کام لیا جائے۔ سامان نہ ہو تب بھی انسان ہلاکت سے نہیں بچ سکتا اور اگر سامانوں سے کام نہ لیا جائے تب بھی انسان بربادی سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ پانی نہ ہو تب بھی پیاسا مر جاتا ہے اور اگر پانی تو ہو مگر اس کو پیا نہ جائے تب بھی انسان مر جاتا ہے۔

پہلا ذریعہ تو مومنوں کو حاصل ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے مامور پر ایمان رکھتے ہیں ان کی عملی قوت نہایت اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہے اور وہ ہمیشہ ایسے اعمال بجا لاتے ہیں جو موقع اور محل کے مناسب ہوں۔ اور پھر اس کے ساتھ ہی ایک زائد بات یہ بھی ہوتی ہے کہ انہیں اپنی کامیابی کے متعلق خدا تعالیٰ کا وعدہ نظر آ رہا ہوتا ہے اور وہ یقین رکھتے ہیں کہ دنیا خواہ کس قدر مخالفت کرے وہ ہمیں کبھی مٹا نہیں سکتی۔ پس جہاں تک ہلاکت سے محفوظ رہنے کے سامانوں کا سوال ہے وہ مومنوں کو پورے طور پر حاصل ہوتے ہیں۔ ان کے اندر ایمان بھی ہوتا ہے۔ ان کے اندر قوت عملی بھی ہوتی ہے اور انہیں اپنی کامیابی کے متعلق خدا تعالیٰ کے وعدوں کی بناء پر کامل یقین بھی ہوتا ہے لیکن اس کے بعد کامیابی کے لئے یہ بھی ضروری ہوتا ہے کہ سامانوں سے کام لیا جائے۔

وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَ
تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ

میں اسی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ خالی عمل صالح انسان کے لئے کافی نہیں ہوتا بلکہ جب وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر کا مقام کسی قوم کو حاصل ہوتا ہے تب وہ ہلاکت سے بچا کرتی ہے اس کے بغیر نہیں۔

وتواصوا بالحق کیا چیز ہے؟ اس کے متعلق یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ چونکہ حق کے ایک معنے صداقت کے بھی ہیں اس لئے تواصوا بالحق کے ایک معنے تو یہ ہوں گے کہ مومن اصول صداقت پر خود بھی قائم ہوں گے اور دوسروں کو بھی قائم کریں گے یعنی مومنوں کی یہ حالت ہو گی کہ ان میں سے ہر شخص نہ صرف خود صداقت کو قبول کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہے گا بلکہ دوسروں کو بھی یہ نصیحت کرے گا کہ وہ ہمیشہ صداقت کو قبول کرنے کے لئے تیار رہا کریں۔ پہلی اور بڑی چیز جو کسی قوم کی ہلاکت کا باعث ہوتی ہے وہ غلط نظریوں پر اس قوم کا قائم ہو جانا ہے جب کسی قوم کے سامنے غلط نظریے ہوں گے لازماً وہ غلط نتائج پر پہنچے گی اور غلط نتائج سے غلط اعمال ظاہر ہوں گے پس تواصوا بالحق میں اسی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ وہ قوم غلط نظریوں کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہو گی۔ ہاں جب کوئی سچی بات اس کے سامنے پیش ہو گی تو وہ اسے فوراً قبول کر لے گی۔ یہ امر انسان کی فطرت میں داخل ہے کہ جس چیز سے کسی کو وابستگی ہو جائے وہ اس سے ہٹا نہیں کرتا۔ صرف صداقت کی جستجو کا احساس ہی اسے ان بندھنوں سے نجات دیا کرتا ہے ورنہ جب ایک لمبی عادت کسی غلطی کے متعلق قوم میں پائی جائے اور صداقت کی جستجو کا احساس اس کے قلب میں نہ رہے تو اس غلطی کو ترک کرنا لوگوں کے لئے سخت مشکل ہوتا ہے۔ وہ سچائی پر اعتراض کرنے کے لئے تو تیار ہو جاتے ہیں مگر یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ اپنی غلطی کی اصلاح کریں۔"

(تفسیر کبیر جلد ۶ جزو ۴ حصہ ۳ - صفحہ ۹۵-۹۶)

امریکی امداد کے التواء کا مسئلہ معاہدہ استنبول کی وزارتی کونسل میں پیش کیا جائیگا

وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کونسل کو اصل صورت حال سے آگاہ کریں گے

انقرہ ۲۲؍ جولائی۔ امریکہ کے رویہ کی وجہ سے پاکستان کو تیسرے منصوبے کے لئے عالمی بنک کے امدادی کلب کی طرف سے امداد میں جو رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے اس پر معاہدہ استنبول کی وزارتی کونسل کے اجلاس میں غور کیا جائے گا۔ وزارتی کونسل کا تیسرا اجلاس کل استنبول میں شروع ہو گیا۔ اعلیٰ حلقوں نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو وزارتی کونسل کو اس صورت حال سے آگاہ کریں گے۔ جو امدادی کلب کا اجلاس تین ماہ تک ملتوی ہو جانے سے پیدا ہو گئی ہے۔

معاہدہ استنبول کی وزارتی کونسل کا اجلاس یہاں تین روز تک جاری رہے گا۔ اجلاس کا افتتاح ترکی وزیر خارجہ حسن عزت آتوک کی تقریر سے ہوا۔ وزیر خارجہ پاکستان مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کل رات انقرہ سے استنبول پہنچنے والے تھے۔ ان کی عدم موجودگی میں افتتاحی اجلاس میں پاکستان کی نمائندگی ترکی میں پاکستان کے سفیر مسٹر عبدالرب نے کی۔ پاکستان کا وفد آٹھ ارکان پر مشتمل ہے۔

پاکستانی سفارت خانے کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ وزارتی کونسل کے اجلاس کے سلسلے میں رابطہ کمیٹی کی کارروائی تسلی بخش رہی ہے۔ اس کمیٹی کی رپورٹ منظوری کے لئے وزارتی کونسل کے سامنے پیش کر دی جائے گی۔

وزارتی کونسل کے اجلاس کے خاتمہ پر ۲۳؍ جولائی کو مشترکہ اعلامیہ جاری کیا جائے گا۔ توقع ہے کہ وزارتی کونسل کے اجلاس میں تینوں ملکوں کے درمیان تعاون کے سلسلے میں بعض اہم فیصلے کئے جائیں گے۔

تحریک دعا

خاکسار کے بھائی اور ماموں صاحب پر رحیم یار خان میں ایک مقدمہ اے ڈی ایم کی عدالت میں زیر سماعت ہے جس کا فیصلہ ۲۳؍ جولائی کو ہونے والا ہے جس کی وجہ سے ہم لوگ بہت پریشان ہیں تمام احباب جماعت اور خصوصاً خاندان حضرت مسیح موعودؑ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں اس پریشانی سے نجات دے آمین

(بشیر احمد باجوہ متعلم تعلیم القرآن کلاس ربوہ)

پاکستان اور بھارت جنگی قیدیوں کا تبادلہ کرنے پر رضامند ہو گئے

رن کچھ پر وزارتی کانفرنس ۱۶؍ اگست کو منعقد کرنے کی تجویز

کراچی ۲۲؍ جولائی۔ حکومت پاکستان نے بھارت کو یہ تجویز پیش کر دی ہے کہ معاہدہ رن کچھ کے تحت دونوں ملکوں کے وزراء کی کانفرنس ۱۶؍ اگست سے ۱۸؍ اگست تک منعقد کی جائے۔ بھارت کی طرف سے ابھی تک اس تجویز کا جواب موصول نہیں ہوا ہے۔ تاریخ کے متعلق دونوں ملکوں میں سمجھوتہ ہونے کے بعد یہ فیصلہ کیا جائے گا کہ وزارتی کانفرنس کس جگہ منعقد کی جائے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ رن کچھ کے متعلق مستقل سمجھوتے کے لئے سازگار فضا پیدا کرنے کی غرض سے دونوں ملک ان فوجی قیدیوں کا تبادلہ کرنے پر آمادہ ہو گئے ہیں جو رن کچھ کی لڑائی میں گرفتار کئے گئے تھے۔

رن کچھ کے ۳۵۰۰ مربع میل متنازعہ علاقہ کی ملکیت کا مستقل طور پر تصفیہ کرنے کے لئے دونوں ملکوں میں ۳۰ جون کو ایک معاہدہ پر دستخط ہوئے تھے جس کے مطابق دونوں ملکوں کے وزراء کے اجلاس میں اس تنازعہ کو طے کرنے کی کوشش کی جائے گی اور اگر وزارتی کانفرنس کے ذریعے اس متنازعہ علاقے میں حد بندی کے بارے میں کوئی سمجھوتہ نہ ہو سکا تو اس تنازعہ کو ایک سہ رکنی بین الاقوامی ٹریبونل کے سپرد کر دیا جائے گا۔ ٹریبونل دونوں ملکوں کے ایک ایک نمائندے اور غیر جانبدار چیئرمین پر مشتمل ہو گا۔ غیر جانبدار چیئرمین کا تقرر دونوں ملکوں کی طرف سے مشترکہ طور پر کیا جائے گا۔ اور اگر چیئرمین کے سوال پر دونوں ملکوں میں اتفاق رائے نہ ہو سکا تو اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل چیئرمین کو نامزد کریں گے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴